۱۶ رمضان المبارک ۱۴۴۲ھ کو (بعد نمازِ عصر) ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 169)

مُرغا اذان کیوں دیتا ہے؟

- غسلِ میت سے باقی بچنے والی چیزوں کو پھینکنا کیسا؟ 02
- گھڑی کس ہاتھ میں باندھنی چاہیے؟ 03
- گناہ سے باز نہ آنا اور "میں جہنم میں ہی جاؤں گا" کہنا کیسا؟ 06
- کیا روزے میں ماں اپنے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے؟ 11

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مُرغا اذان کیوں دیتا ھے؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۳صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ پاک اُس کے لیے ایک قیراط اَجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مُرغا اذان کیوں دیتا ہے؟

سوال: مُرغا صبح کے وقت اذان کیوں دیتا ہے؟ نیز کیا گھر میں مُرغیاں پالنا جائز ہے؟

جواب: مُرغا فرشتوں کو دیکھ کر اذان دیتا ہے۔[3] اِس وقت اللہ پاک سے اس کی رَحمت کا سُوال کرنا چاہیے۔ اِس وقت یہ دُعا بھی پڑھ سکتے ہیں: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل اور تیری رَحمت کا سُوال کرتا ہوں۔[4] گھر میں مُرغیاں پالنا جائز ہے۔ یاد رکھیے! مُرغا ہو یا مُرغی یا پھر چوزے اِن تمام کی بیٹ اسی طرح نجاستِ غلیظہ ہے جیسے اِنسان کا پیشاب نجاستِ غلیظہ ہے۔[5]

1 ...... یہ رِسالہ ۱۶ رَمَضان المبارک ۱۴۴۱ھ بمطابق 10 مئی 2020 کو بعد نمازِ عصر ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت)

2 ...... مصنف عبد الرزاق، کتاب الطہارت، باب ما یذہب الوضوء من الخطایا، ۱/ ۴۰، حدیث: ۱۵۳۔

3 ...... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب خیر مال المسلم... الخ، ۲/ ۴۰۵، حدیث: ۳۳۰۳۔

4 ...... کنز العمال، کتاب الاذکار، الفصل السادس فی جوامع الادعیۃ، ۱/ ۸۱، حدیث: ۳۶۶۱۔

5 ...... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الطہارت، الباب السابع، الفصل الثانی فی الاعیان... الخ، ۱/ ۴۶۔

قرآنِ پاک کا دِل کیا ہے؟

سوال: کیا سورۂ یٰسٓ کو قرآنِ پاک کا دِل کہا گیا ہے؟ (نجیب بن ناصر، آسٹریلیا)

جواب: جی ہاں! حدیثِ پاک میں سورۂ یٰسٓ کو قرآنِ پاک کا دِل کہا گیا ہے۔[1]

غسلِ میت سے باقی بچنے والی چیزوں کو پھینکنا کیسا؟

سوال: کیا غسلِ میت میں اِستعمال ہونے والا صابن یا اس کے علاوہ دِیگر بچی ہوئی چیزوں کو پھینک دینا اِسراف ہے؟ نیز کیا میت کو سُرمہ لگا سکتے ہیں؟

جواب: میت سے چھو جانے والی چیزیں خراب نہیں ہو جاتیں۔ یہ اِستعمال کی چیزیں ہیں انہیں پھینک دینا اِسراف ہے۔ پہلے کے دور میں میت کو غسل دینے کے لیے مٹی کے گھڑے لائے جاتے تھے پھر انہیں توڑ دیتے تھے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اِس سے منع فرمایا ہے۔[2] جس گھر میں میت ہوتی ہے یا جس گاڑی یا ڈولی میں میت کو رکھا جاتا ہے، میت کی گھڑی اور اس کی جیب سے نکلنے والی رَقم کیا اِن تمام چیزوں کو بھی پھینک دیتے ہیں؟ جب یہ تمام چیزیں رکھ لیتے ہیں، انہیں نہیں پھینکتے تو دِیگر چیزوں کو بھی نہ پھینکا جائے۔ رہی بات میت کو سُرمہ لگانے کی تو سُرمہ لگانا زینت میں آتا ہے اور میت کو زینت کرنا جائز نہیں ہے۔[3]

باپ کا اپنے صاحبِ اِستطاعت بیٹے کا فطرہ دینا کیسا؟

سوال: کیا باپ اپنے صاحبِ اِستطاعت بیٹے کا فطرہ ادا کر سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! صاحبِ اِستطاعت بیٹے کا فطرہ باپ دے سکتا ہے۔[4]

---

1 ...... ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی فضل یٰسٓ، ۴۰۶/۴، حدیث: ۲۸۹۶۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/۹۹۔

3 ...... اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مَرنے کے بعد زینت کرنا، کنگھا کرنا، بال کاٹنا ناجائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/۹۲) زینت مکروہ ہے کہ میت محلِ تزئین نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۶/۱۲۳)

4 ...... عورت یا بالغ اَولاد کا فطرہ ان کے بغیر اِذن ادا کر دیا تو ادا ہو گیا، بشرطیکہ اَولاد اس کے عیال میں ہو یعنی اس کا نفقہ وغیرہ اس کے ذِمّہ ہو۔ (بہارِ شریعت، ۱/۹۳۸، حصہ: ۵)

گھڑی کس ہاتھ میں باندھنی چاہیے؟

سوال: گھڑی کس ہاتھ میں باندھنی چاہیے؟

جواب: گھڑی تو ابھی کی اِیجاد ہے۔ بہر حال جو کام صاحبِ اِکرام ہو وہ سیدھی جانب سے ہی شروع کرنا چاہیے۔ میں پہلے گھڑی اُلٹے ہاتھ میں باندھا کرتا تھا، چند سال پہلے رَمضانُ المبارک میں کسی نے اس کے متعلق توجہ دِلائی تھی تو اسی دِن سے میں نے سیدھے ہاتھ میں گھڑی باندھنی شروع کر دی تھی۔

اَولاد کو بُری صحبت سے کیسے بچایا جائے؟

سوال: اگر کوئی شخص بُری صحبت میں مبتلا ہو اور سمجھانے سے بھی نہ سمجھتا ہو تو گھر والے اُسے بُری صحبت سے کیسے محفوظ رکھیں؟

جواب: سمجھانا چاہیے اور سمجھانے کے ساتھ ساتھ دُعا بھی کرنی چاہیے۔ نیز بُری صحبت میں وہ کیوں گیا اس کے اَسباب پر بھی غور کرنا چاہیے۔ آج کل سمجھانے کا اَنداز یہ ہے کہ سمجھاتے ہوئے گالیاں دی جاتی ہیں، ذَلیل کیا جاتا ہے اور بات بات پر جھاڑا بلکہ مارا بھی جاتا ہے اور طرح طرح کی بد دعائیں بھی دی جاتی ہیں۔ اگر کوئی ماں باپ کو تنگ کرتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے: تیرے ساتھ یوں ہو جائے گا، تیرا ستیاناس ہو جائے گا۔ کسی بزرگ کے پاس جا کر سب کے سامنے کہتے ہیں: یہ ہمیں ستاتا ہے اسے سمجھائیں۔ محلے میں بھی کہتے ہوں گے: میرا بیٹا بہت بگڑا ہوا ہے۔ امام صاحب کے پاس بھی جا کر کہتے ہوں گے: دُعا کریں میرا بیٹا بھی آپ جیسا ہو جائے۔ یہ باتیں کسی نہ کسی طرح بیٹے کو پہنچتی ہوں گی اور باہر دوست اسے محبت دیتے ہوں گے تو اس کے ذہن میں یہ خیال آئے گا کہ میرے باپ نے مجھے محلے میں بدنام کر دیا ہے۔ فلاں فلاں کے سامنے مجھے بے عزت کر دیا ہے، اِس طرح تو وہ مزید باغی ہو جائے گا۔ ایسا سمجھانا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ پیار و محبت سے سمجھائیں، گھر میں دَرس دیں اور رو رو کر اللہ پاک سے دُعا کرتے رہیں اِنْ شَآءَ اللہ بیٹا بری صحبت سے باز آ جائے گا۔

گوشہ نشینی کسے کہتے ہیں؟

سوال: گوشہ نشینی کے کیا معنیٰ ہے؟ نیز کیا آج کے دور میں بھی گوشہ نشینی ممکن ہے؟

جواب: گوشہ نشینی کے معنیٰ ہے کونے میں بیٹھ جانا۔ بزرگانِ دِین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم نے گوشہ نشینی عبادت کے لیے اِختیار کی تھی اور آج لوگ گوشہ نشینی اپنی جان بچانے کے لیے اپنا رہے ہیں، اِن دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اب تو کورونا وائرس نے کتنے ہی لوگوں کو کونے میں بٹھا دیا ہے۔ (اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) جس وقت کورونا وائرس پھیلنا شروع ہوا تھا تو اس وقت گوشہ نشینی اور تنہائی وغیرہ کے موضوعات کا بھی سلسلہ شروع ہوا تھا۔ اگر حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے بیان کردہ گوشہ نشینی کے آداب پڑھے ہوتے تو اس سے بہت لوگ فائدہ اُٹھا چکے ہوتے۔[1]

تنہائی میں بھی عبادت کرنے کی عادت بنائیے

سوال: کچھ لوگ تنہائی میں عبادت نہیں کر سکتے لیکن جہاں پر چند لوگ جمع ہوں وہاں اپنے آپ کو عبادت کے ماحول میں ڈھال پاتے ہیں، تنہائی میں عبادت کرنے کا ذہن نہیں بن پاتا، اِس صورت میں کیا کرنا چاہیے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: تلاوتِ قرآنِ کریم، دُرُودِ پاک اور نوافل بندہ اکیلے میں پڑھ سکتا ہے۔ یوں ہی دِینی کتب کا مُطالعہ بھی کر سکتا ہے۔ اللہ پاک کی رضا کے لیے اگر یہ کام کرے گا تو ثواب بھی پائے گا۔ دَراصل اکیلے میں عبادت کرنے کی نہ تو عادت ہوتی ہے اور نہ ہی جذبہ۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم غارِ حرا میں کئی کئی روز عبادت کیا کرتے تھے۔[2] بزرگانِ دِین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم غاروں میں بسیرے کیے ہوئے تھے، وہاں چراغ بھی نہیں تھا اور نہ ہی پنکھے تھے اور آس پاس دَرندے وغیرہ جانور بھی ہوا کرتے تھے اِس کے باوجود غاروں میں بھی جا کر انہوں نے عبادت کی اور ان کا عبادت میں دِل بھی لگا رہتا تھا۔ یہ اللہ پاک کی شان اور قدرت ہے۔ (اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللهُ عَنْهُ جب اپنے گھر میں نماز پڑھتے اور تلاوت کیا کرتے تھے تو کفار اپنے گھر والوں اور بچوں کو آپ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ سے دور رکھتے تھے کہ کہیں آپ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کی تلاوت سُن کر وہ اِسلام قبول نہ کر لیں۔[3]

---

1 ...... گوشہ نشینی کے بارے میں تفصیلات جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب اِحیاء العلوم (مترجم) جلد 2 کے صفحہ 797 تا 884 کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ...... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب کیف کان بدء الوحی... الخ، ۱/۷، حدیث: ۳۔

3 ...... حلیۃ الاولیاء، ذکر الصحابۃ من المهاجرین، ابو بکر الصدیق، ۱/۶۳، رقم: ۶۴۔

نیکیوں سے دور رہنا محرومی اور بَربادی کا سبب ہے

سوال: جو لوگ نیک کام نہیں کرتے اور نہ ہی نیک کام کرنے کو پسند کرتے ہیں ایسے لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: نیک کام نہ کرنا محرومی ہے اور پسند نہ کرنا اس سے بھی بڑی بَربادی ہے۔ اِس طرح تو بندہ کفر میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے۔ جیسے نماز نیک کام ہے اب جو نماز کو پسند نہیں کرتا وہ مسلمان کیسے رہے گا۔ نیکی کے کام کو پسند نہ کرنے کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ اس کا نفس نیک کام کرنے کو پسند نہیں کرتا جیسا کہ نمازِ فجر کا وقت ہو گیا اب نفس کو یہ پسند نہیں کہ نماز پڑھی جائے، بندے کو چاہیے کہ نفس کا مقابلہ کر کے نماز پڑھے۔ یوں ہی روزے کی حالت میں بندہ کمزور و نڈھال ہو جاتا ہے تو نفس کہتا ہے روزہ نہ رکھ۔ نفس کو روزہ پسند نہیں ہے، نفس تو گناہ کی طرف ہی لے جاتا ہے۔ بہر حال نفس کا کسی چیز کو ناپسند کرنا ایک الگ چیز ہے اور خود ناپسند کرنا یہ الگ چیز ہے۔ اِس طرح کے لوگ بھی پائے جاتے ہیں کہ اگر کوئی نوجوان داڑھی رکھ لے تو گھر میں ماں باپ طوفان مچا دیتے ہیں پھر سنّت کے تعلق سے بعض اوقات کُفریات بھی کہہ جاتے ہیں اللہ پاک ہم سب کا اِیمان سَلامت رکھے۔

(اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) حدیثِ پاک میں ہے: ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ بُرائی کا حکم دیں گے اور بھلائی سے منع کریں گے۔[1] (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں بھی منافقین کی یہ صفت بیان کی ہے کہ وہ بُرائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے منع کرتے ہیں۔[2]

کیا مسجد میں شیطان آسکتا ہے؟

سوال: کیا مسجد میں بھی شیطان آجاتا ہے؟

جواب: جی ہاں! شیطان مسجد میں آسکتا ہے اسے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ (اِس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) حدیثِ پاک میں ہے: جب اذان ہوتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے جب اذان مکمل ہوتی ہے تو لوٹ آتا ہے، اقامت

---

1 ......موسوعة الامام ابنِ ابي الدنيا، کتاب الامر بالمعروف...الخ، ۲/۲۰۱، رقم:۳۱۔

2 ......چنانچہ اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍۘ یَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَ یَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ﴾ (پ۱۰، التوبة:۶۷) ترجمۂ کنزالایمان: منافق مرد اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں بُرائی کا حکم دیں اور بھلائی سے منع کریں۔

ہوتی ہے تو پھر بھاگ جاتا ہے حتّٰی کہ دوبارہ لوٹ کر آتا ہے اور نمازی کے دِل پر اپنا منہ رکھتا ہے اور کہتا ہے فلاں چیز یاد کر فلاں چیز یاد کر۔[1]

گناہ سے باز نہ آنا اور ”میں جہنم میں ہی جاؤں گا“ کہنا کیسا؟

سوال: گناہ کرنے والا شخص گناہ کر کے توبہ نہیں کرتا اور کہتا ہے ”میں گناہ ہی کرتا رہوں گا اور جہنم ہی میں جاؤں گا“ ایسے شخص کے لیے کیا حکم ہو گا؟

جواب: یہ بہت ہی زیادہ سخت بات ہے۔ بے باکی اور مایوسی دونوں ہی خطرناک ہیں۔ (اِس موقع پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) اگر گناہِ قطعی کو حلال یا عذاب کو ہلکا جان کر کرتا ہے تو اس صورت میں کفر ہو گا۔[2] لیکن یہاں پر ایسی کوئی صورت نظر نہیں آرہی۔ اگر یہ سوچ ہے کہ گناہ کرتے رہو جانا تو جہنم ہی میں ہے یا ایسا ذہن بنالینا کہ گناہ کر کر کے میرا حال ایسا ہو ہی گیا ہے میری بخشش تو ہونی نہیں ہے تو اب گناہ کرتے ہی رہو جہنم میں تو جانا ہی ہے یہ نَعُوْذُ بِاللّٰہ بے باکی ہے۔

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے: ﴿لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًاؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴾[3] ترجَمۂ کنزالایمان: ”اللہ کی رحمت سے نااُمید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔“ بڑے بڑے گناہگاروں کو اللہ پاک بخش دیتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: بنی اسرائیل کا ایک شخص 99 قتل کر چکا تھا، جب اسے اپنے ان گناہوں کا اِحساس ہوا اور توبہ کے اِرادے سے چلا تو راستے میں ایک عابد کو دیکھا تو اس سے کہنے لگا: میں نے 99 قتل کیے ہیں کیا اب بھی میری بخشش ہو سکتی ہے؟ چونکہ وہ عابد علمِ دِین سے عاری تھا، وہ کہنے لگا: تو نے 99 قتل کیے ہیں تیری بخشش نہیں ہو سکتی۔ یہ سنناتھا کہ اس نے اس عابد کو بھی قتل کر دیا۔ اب 100 قتل کر لینے کے بعد پھر اِحساس ہوا کہ شاید میری بخشش کی کوئی صورت ہو۔ یہ سوچتے ہی نیک لوگوں کی بستی کی

---

1 مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل الاذان...الخ، ص ١٦٤، حدیث: ٨٥٦۔

2 منح الروض، استحلال المعصیة...الخ، ص ٤٢٣۔ 3 پ ٢٤، الزمر: ٥٣۔

طرف چل دیا کہ شاید وہ توبہ کا کوئی طریقہ بتا دیں۔ تھوڑا ہی چلا تھا کہ بیمار ہو گیا اور اسے یقین ہو گیا کہ اب مزید نہیں چل سکے گا۔ تو اس نے اپنا رُخ نیک لوگوں کی بستی کی طرف کیا اور اسی سمت زمین پر لیٹ گیا، یہاں تک کہ موت نے اسے آدبوچا۔ رَحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے آگئے۔ عذاب دینے والے فرشتوں نے کہا: اسے ہم لے جائیں گے یہ گناہ گار ہے، اس نے 100 قتل کیے ہیں۔ رَحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ شخص اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کے اِرادے سے چلا تھا اِس لیے ہم اسے لے جائیں گے۔ اللہ پاک نے حکم دیا: اے فرشتو! زمین کو ماپ لو۔ اگر اس جگہ سے قریب ہے جہاں سے چلا تھا تو عذاب کے فرشتے لے جائیں اور اگر اس جگہ کے قریب ہے جہاں جانے کے لیے چلا تھا تو رَحمت کے فرشتے لے جائیں۔ نیک لوگوں کی بستی دور تھی تو اللہ پاک نے اس زمین کو سمٹ جانے کا حکم دیا، اور جو زمین قریب تھی اسے کشادہ ہونے کا حکم دے دیا۔ اللہ پاک کے حکم سے فرشتوں نے دونوں طرف کی زمین کو ماپا تو اسے نیک لوگوں کی بستی کے قریب پایا، تو رَحمت کے فرشتے اس کو لے گئے۔(1)

اللہ پاک کی رَحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے، اس کی رَحمت بہت بڑی ہے، بندے کو اپنے گناہوں سے توبہ کرنی چاہیے اور توبہ کے تقاضوں پر پورا اُترنا چاہیے۔ بے باک ہونا یا مایوس ہو جانا یہ بیوقوفی ہے۔ اللہ پاک کے قہر و غضب سے ڈرتے رہنا چاہیے۔ اس کے عذاب کو کوئی جان بھی بَرداشت نہیں کر سکتی۔ اِعلانیہ گناہ کرنے والا فاسقِ مُعلِن بھی بے باک کی فہرست میں آئے گا۔ اسے بھی عاجزی کرتے ہوئے اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کے لیے جھک جانا چاہیے۔

تمام مخلوق سے بڑھ کر محبت

سوال: ہمارے دِل میں اللہ پاک سے کتنی محبت ہونی چاہیے؟ (احمد رضا)

جواب: اللہ پاک اور اس کے رَسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت تمام مخلوق سے بڑھ کر ہونی چاہیے حتّٰی کہ ماں باپ، اَولاد، دوست اَحباب اور اپنی تمام محبوب ترین چیزوں سے بھی بڑھ کر دِل میں محبت ہونی چاہیے۔

محبت میں اپنی گما یاالٰہی
نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

1 ...... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار، ۲/۴۶۶، حدیث: ۳۴۷۰۔

وُضو کرنے سے پہلے دُعا پڑھنا بھول گئے تو کیا دَرمیان میں پڑھ سکتے ہیں؟

سُوال: اگر وُضو کے شروع میں بِسْمِ اللہ پڑھنا بھول جائیں تو کیا دَرمیان میں پڑھ سکتے ہیں؟

(سلمان انصاری، Facebook کے ذَریعے سُوال)

جواب: وُضو شروع کرنے سے پہلے اللہ پاک کا نام لینا سُنَّتِ مؤکدہ ہے۔[1] اگر ویسے ہی اللہ، اللہ کر کے وُضو شروع کر دیا تو سُنَّت ادا ہو جائے گی لیکن بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنا مستحب ہے۔[2] وُضو شروع کرنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا بھول گئے تو وُضو کے دَرمیان میں بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنے کے حوالے سے کچھ پڑھا نہیں ہے۔ البتہ کھانا کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا بھول گئے اور دَرمیان میں یاد آجائے تو اُس وقت بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ پڑھتے ہیں۔[3] (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) "غُنْیَۃُ الْمُتَمَلِّی" میں وَضاحت کی گئی ہے کہ وُضو شروع کرنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا بھول گئے پھر وُضو کرتے ہوئے یاد آجانے پر پڑھیں گے تو شروع میں پڑھنے کی سُنَّت ادا نہیں ہو گی لیکن اللہ پاک کا نام جب بھی لیں گے فائدہ ہو گا۔ تاہم کھانا کھاتے ہوئے یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ اِس لئے پڑھتے ہیں کہ اِس پر حدیث آئی ہے جبکہ وُضو کے بارے میں ایسی کوئی حدیث نہیں۔[4]

وُضو میں ہر عضو دھوتے وقت پڑھنے کا وَظیفہ

سُوال: وُضو میں ہر عضو دھوتے وقت کیا پڑھنا چاہئے؟

جواب: وُضو میں ہر عضو دھوتے وقت "یَا قَادِرُ" پڑھتے رہنا چاہئے۔

کیا فرض کی قضا کے ساتھ سُنَّت کی بھی قضا ہے؟

سُوال: قضا نمازوں میں صرف فرض کی قضا ہے یا سنتوں کی بھی قضا کی جائے گی؟

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۱/۲۹۳۔
2. فتاویٰ رضویہ، ۱/۲۹۷۔
3. ابو داود، کتاب الاطعمۃ، باب التسمیۃ علی الطعام، ۳/۴۸۷، حدیث: ۳۷۶۷۔
4. غنیۃ المتملی، سنن الوضوء، ص ۲۲۔

جواب: قضا صرف فرض اور وتر کی ہوتی ہے سنَّت کی قضا نہیں کی جاتی، لیکن اگر اسی دِن کی نمازِ فجر قضا ہوئی ہو تو اس کی سنتیں اسی دِن کے ضحوۂ کبریٰ سے پہلے پہلے پڑھ سکتے ہیں یہ مستحب ہے، اِس کے علاوہ دِیگر سنتوں کی قضا نہیں ہے۔[1]

کیا نمازِ تراویح اَکیلے پڑھ سکتے ہیں؟

سُوال: کیا تراویح کی نماز اَکیلے پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جب کوئی شرعی مجبوری نہ ہو تو عشا کی فرض نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا واجب ہے۔[2] لیکن اگر کچھ لوگوں نے نمازِ تراویح جماعت کے ساتھ مسجد میں پڑھ لی اور دِیگر لوگ گھر میں پڑھتے ہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہے۔[3] البتہ مسجد میں پڑھ کر اِسے آباد رکھنا چاہئے۔ اگر عشا کی نماز مسجد میں پڑھ کر گھر چلے گئے اور تراویح گھر میں پڑھی تو لوگ باتیں بنائیں گے۔ دعوتِ اسلامی والے اور جو بھی مذہبی تشخص رکھتے ہیں اگر وہ گھر میں تراویح پڑھیں گے تو عام لوگوں کے باتیں بنانے اور گناہوں میں پڑنے کا اِمکان ہے۔ نمازِ تراویح باجماعت مسجد میں ادا کی جائے کہ اس سے مسجد کی آبادکاری ہے جو مسجد کا حق ہے۔ گھر میں تراویح پڑھیں گے تو قرآنِ کریم سُننے سے محروم ہو جائیں گے کیونکہ ہر کوئی حافظِ قرآن نہیں ہوتا جبکہ مسجد میں باجماعت تراویح پڑھیں گے تو قرآنِ کریم سُننے کا ثواب بھی ملے گا۔

نمازِ تراویح باجماعت مسجد میں ادا کیجیے

(**امیرِ اہلِ سنَّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَمضان میں ایک مرتبہ مسجد میں تشریف لے کر آئے تو آپ نے دیکھا صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم تراویح کی نماز پڑھ رہے تھے، جن میں سے کچھ اپنی اپنی پڑھ رہے تھے اور ایک گروہ کسی کے پیچھے تراویح پڑھ رہا تھا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ کیا کر رہے ہیں؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم نے عرض کی کہ کچھ لوگ جو حافظِ قرآن نہیں اُنہیں حضرت اُبَی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تراویح کی نماز باجماعت پڑھا رہے ہیں۔ اِس پر

1 ...... بہارِ شریعت، ۱ / ۶۶۴، حصہ: ۴۔ 2 ...... بہارِ شریعت، ۱ / ۵۸۲، حصہ: ۳۔

3 ...... فتاوی ہندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی التراویح، ۱ / ۱۱۶۔

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اَصَابُوْا وَنِعْمَ مَاصَنَعُوْا یعنی انہوں نے جو کام کیا ہے وہ دُرُست کیا ہے۔[1] حضرتِ سَیِّدُنا اُبَی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پیچھے کچھ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم نے تراویح پڑھی تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسے پسند فرمایا۔ یہ سلسلہ حضرتِ سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دور تک چلتا رہا کہ کچھ اَفراد کسی کے پیچھے تراویح پڑھتے اور کچھ علیحدہ علیحدہ پڑھتے تھے۔ پھر حضرتِ سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُن تمام کو ایک قاری یعنی حضرتِ سَیِّدُنا اُبَی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پیچھے جمع کر دیا اور سب ایک امام کے پیچھے پڑھنے لگے۔ جس کے بارے میں حضرتِ سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: نِعْمَ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ یعنی یہ بہت اچھا کام ہے۔[2] نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی تین دِن تک تراویح کی نماز باجماعت پڑھائی ہے پھر بعد میں باجماعت پڑھانا اِس وجہ سے چھوڑ دی کہ کہیں باجماعت تراویح فرض نہ کر دی جائے۔ جب حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُنیا سے پردہ فرما گئے تو اب فرض ہونے کی صورت نہ رہی۔[3] پھر حضرتِ سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے تراویح کی نماز باجماعت پڑھنا جاری کیا لہٰذا جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنی چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الْمَھْدِیِّیْنَ الرَّاشِدِیْن یعنی تم پر میری سنَّت اور میرے خلفائے راشدین جو ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ ہیں ان کی سنَّت کو پکڑنا لازم ہے۔[4] لہٰذا تراویح جماعت کے ساتھ پڑھنا بہت اچھا کام ہے۔ تراویح کی نماز سُنَّتِ مؤکدہ[5] اور باجماعت پڑھنا سُنَّتِ مؤکدہ عَلَی الکفایہ ہے[6] لہٰذا باجماعت پڑھیں گے تو دونوں کا ثواب ملے گا۔

کیا اَکیلے تراویح پڑھنے والا بلند آواز سے قراءت کرے گا؟

سُوال: اگر کوئی شخص کسی بھی وجہ سے تراویح کی نماز اَکیلا پڑھ رہا ہو تو وہ بلند آواز سے قراءت کر سکتا ہے؟

---

1 ...ابو داود، کتاب شهر رمضان، باب فی قیام شهر رمضان، ۲/۷۲، حدیث:۱۳۷۷۔

2 ...بخاری، کتاب صلاة التراویح، باب من فضل قام رمضان، ۱/۶۵۸، حدیث:۲۰۱۰۔

3 ...بخاری، کتاب صلاة التراویح، باب من فضل قام رمضان، ۱/۶۵۹، حدیث:۲۰۱۲۔

4 ...ابوداود، کتاب السنة، باب فی لزوم السنة...الخ، ۴/۲۶۷، حدیث:۴۶۰۷۔

5 ...درمختار، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ۲/۵۹۶۔ بہارِ شریعت، ۱/۶۸۸، حصہ:۴۔

6 ...تراویح میں جماعت سنّتِ کفایہ ہے کہ اگر مسجد کے سب لوگ چھوڑ دیں گے تو سب گنہگار ہوں گے اور اگر کسی ایک نے گھر میں تنہا پڑھ لی تو گنہگار نہیں۔ (فتاویٰ قاضی خان، کتاب الصوم، باب التراویح، ۱/۱۱۲۔ بہارِ شریعت، ۱/۶۹۱، حصہ:۴)

جواب: رات میں پڑھی جانے والی نماز یعنی فرض، وتر، سُنَّت، نفل اور تَراویح میں بلند آواز سے قراءت کر سکتے ہیں[1] جبکہ کوئی مانِع صورت نہ ہو مثلاً کسی سوتے شخص کو کوئی تکلیف نہ ہو بلکہ جہری نماز اگر اَکیلے پڑھی جائے تو جہر یعنی بلند آواز سے پڑھنا بہتر ہے۔[2]

کیا روزے میں ماں اپنے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے؟

سُوال: کیا روزے میں ماں اپنے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے؟

جواب: پلا سکتی ہے، اِس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

اپنے مُرشدِ کریم کا یومِ وِلادت کیسے منائیں؟

سوال: ہمیں اپنے مُرشد کا یومِ وِلادت کیسے منانا چاہیے؟ (حجاب عطاریہ)

جواب: پیر صاحب کے یومِ وِلادت میں ان کے لیے عافیت والی لمبی عمر اور مغفرت کی دُعا کرنی چاہیے۔ اپنے پیر صاحب کے لیے اللہ پاک کی رضا طلب کرنی چاہیے۔ پیر صاحب کا فیض جاری رہے اِس طرح کی دُعائیں کرنی چاہئیں۔ کیک کاٹنا اگرچہ جائز ہے لیکن میری رائے یہی ہے کہ نہ کاٹا جائے کیونکہ اِس سے بہت مَسائل ہوتے ہیں۔ مَرد و عورت ایک ساتھ اکٹھے ہوتے ہیں اور تالیاں بجائی جاتی ہیں۔ جشنِ وِلادت مصطفٰے میں بھی کیک کاٹے جاتے ہیں اور لوگ انہیں ضائع بھی کرتے ہیں۔ کیک پر جشنِ وِلادت مُبارک لکھا جاتا ہے یا نقشِ نعلِ مُبارک بنایا جاتا ہے پھر اسی کیک پر چُھری رکھ کر دَرمیان سے نَعُوْذُ بِاللّٰہ کاٹا جاتا ہے۔ کیا کوئی عاشقِ رَسُول ایسا کرتا ہے! ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

کیا نابالغ بھی ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں؟

سُوال: میری عمر سات سال ہے میں نے پہلا روزہ رکھا ہے، کیا میں اِس کا ثواب اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پیش کر سکتی ہوں؟ (اُمیمہ)

---

1 ......دُرِّ مختار، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ۲/ ۳۰۶۔

2 ......دُرِّ مختار، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ۲/ ۳۰۶- بہارِ شریعت، ۱/ ۵۴۵، حصہ:۳۔

جواب: مَا شَآءَ الله! اُمیمہ بائی کو روزہ مُبارک ہو، آپ اپنے روزے کا ثواب سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِیصال کر سکتی ہیں۔ امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا دِن کل ہی گزرا ہے، انہیں اور حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو بھی اِیصال کر سکتی ہیں۔ آج غروبِ آفتاب کے بعد یومِ بدر شروع ہو جائے گا اور اُمُّ الْمُؤمِنِیْن بی بی عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا بھی یوم ہے تو اِنہیں بھی اس روزے کا ثواب اِیصال کر سکتی ہیں۔ بہر حال کسی کا دِن ہو یا نہ ہو جس کو چاہیں بلکہ ساری اُمَّت کو اِیصالِ ثواب کر سکتے ہیں۔

سچ اور چغلی میں فرق

سُوال: سچ اور چغلی میں کیا فرق ہے؟ (مراد علی)

جواب: سچ اور چغلی میں زمین و آسمان کا فرق ہے، سچ اچھائی ہے اور چغلی بُرائی ہے۔ سچ بولنے والا مومن ہے تو جنَّت میں جانے کا حق دار ہے جبکہ چغلی کھانے والا جہنم میں جانے کا حق دار ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: چغل خور جنَّت میں نہیں جائے گا۔[1] (اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) شاید سائل کی مُراد یہ ہو کہ جو چغلی کر رہا ہے وہ بھی تو کسی کو سچ بات بتا رہا ہے۔ (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) تو کیا ہر سچ بات کا بولنا ضروری ہے؟ گھر کے عیوب کسی کو بتانا ثواب کا کام ہے؟ غیبت بھی تو سچ ہوتی ہے جبھی تو غیبت ہے ورنہ تہمت ہو جاتی۔ (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) چغلی میں ضَرر پہنچانے کی نیت بھی کی جاتی ہے اور چغلی کی تعریف بھی یہی ہے کہ ضَرر پہنچانے کے لیے کسی کی بات دوسرے کو پہنچانا۔[2] اِس وجہ سے سچ اور چغلی میں فرق واضح ہے۔

مولوی کسے کہتے ہیں؟

سُوال: مولوی کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو دَرسِ نظامی کرتے ہیں وہ مولوی اور فاضل کہلاتے ہیں۔ مولوی کا معنیٰ "مولا والا" ہے، عام طور پر لوگ

---

1. بخاری، کتاب الادب، باب ما یکرہ من النمیمۃ، ۴/۱۱۵، حدیث:۶۰۵۶۔
2. عمدۃ القاری، کتاب الوضوء، باب من الکبائر...الخ، ۲/۵۹۴، تحت الحدیث:۲۱۶۔

داڑھی والوں کو بھی مولوی کہتے ہیں۔ اِس دور میں مولوی لفظ مَعْیُوب سا بنتا جا رہا ہے، پہلے لوگ ”مُلّا“ بولتے تھے اُس وقت یہ لفظِ احترام والا تھا پھر اِس سے پیچھے ہٹے اور ”مولوی“ بولنا شروع کر دیا اب یہ بھی مَعْیُوب ہو گیا ہے اور اب اِحتراماً مولانا کہتے ہیں، اب دیکھو یہ کب تک رہتا ہے۔

دُعا فاطمہ نام رکھنا کیسا؟

سُوال: ہمارے یہاں بھانجی کی وِلادت ہوئی ہے، ہم نے اُس کا نام دُعا فاطمہ رکھا ہے، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ دُعا فاطمہ نام دُرُست نہیں ہے لہٰذا اِسے تبدیل کر دو۔ یہ اِرشاد فرمائیے کہ دُعا فاطمہ نام دُرُست کیوں نہیں ہے؟ (اِحسان الحق، گجرانوالہ)

جواب: دُعا فاطمہ نام دُرُست ہے، اِس کا معنٰی فاطمہ کی دُعا ہے۔ اللہ کرے کہ بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی دُعا مل جائے کہ اِس سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہو سکتی ہے۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	وُضو کرنے سے پہلے دُعا پڑھنا بھول گئے تو کیا دَرمیان میں پڑھ سکتے ہیں؟	8
مُرغا اذان کیوں دیتا ہے؟	1	وُضو میں ہر عضو دھوتے وقت پڑھنے کا وَظیفہ	8
قرآنِ پاک کا دِل کیا ہے؟	2	کیا فرض کی قضا کے ساتھ سُنَّت کی بھی قضا ہے؟	8
غُسلِ میت سے باقی بچنے والی چیزوں کو پھینکنا کیسا؟	2	کیا نمازِ تَراویح اَکیلے پڑھ سکتے ہیں؟	9
باپ کا اپنے صاحبِ اِستطاعت بیٹے کا فطرہ دینا کیسا؟	2	نمازِ تَراویح باجماعت مسجد میں ادا کیجیے	9
گھڑی کس ہاتھ میں باندھنی چاہیے؟	3	کیا اَکیلے تَراویح پڑھنے والا بلند آواز سے قراءت کرے گا؟	10
اَولاد کو بُری صحبت سے کیسے بچایا جائے؟	3	کیا روزے میں ماں اپنے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے؟	11
گوشہ نشینی کسے کہتے ہیں؟	3	اپنے مُرشدِ کریم کا یومِ وِلادت کیسے منائیں؟	11
تنہائی میں بھی عبادت کرنے کی عادت بنائیے	4	کیا نابالغ بھی اِیصالِ ثواب کر سکتے ہیں؟	11
نیکیوں سے دور رہنا محرومی اور بَربادی کا سبب ہے	5	سچ اور چغلی میں فرق	12
کیا مسجد میں شیطان آ سکتا ہے؟	5	مولوی کسے کہتے ہیں؟	12
گناہ سے باز نہ آنا اور ”میں جہنم میں ہی جاؤں گا“ کہنا کیسا؟	6	دُعا فاطمہ نام رکھنا کیسا؟	13
تمام مخلوق سے بڑھ کر محبت	7	❁❁❁	❁

ماخذومراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	**مصنف / مؤلف / متوفیٰ**	**مطبوعات**
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
بخاری	امام ابو عبدُ الله محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
ابو داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
مصنف عبد الرزاق	امام حافظ ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام، متوفی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبدُ الله اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
موسوعۃ امام ابن ابی الدنیا	امام عبدُ الله بن محمد ابو بکر بن ابی الدنیا، متوفی ۲۸۱ھ	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ
منح الروض الازھر	علی بن سلطان محمد ہروی حنفی ملا علی قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار البشائر الاسلامیۃ
عمدۃ القاری	علامہ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت
غنیۃ المتملی	شیخ ابراہیم الحلبی الحنفی، متوفی ۹۵۶ھ	لاہور
دُرِّمختار	علاؤ الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ ھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاویٰ قاضی خان	علامہ حسن بن منصور قاضی خان، متوفی ۵۹۲ھ	پشاور
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”**غور و فکر**“ کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مَدَنی اِنعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مَدَنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net